ISSN: 1991-7007

اورینٹل کالج میگزین

جولائی تا ستمبر ۲۰۱۹ء

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ڈاکٹر سید محمد قمر علی

جلد: ۹۴

شمارہ: ۳

شمارہ مسلسل

۳۵۳

۲۰۱۹ء/۱۴۴۱ھ

پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور۔ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مندرجات

اداریہ	مدیر اعلیٰ	05
1- اقبال: حیاتِ انسانی اور دانشِ نورانی	بصیرہ عنبرین	07
2- جوش کی شاعری کے موضوعات اور خصائص	وسیم عباس گُل/ شبیر احمد قادری	21
3- منیر نیازی کی نظموں میں علامت نگاری	یونس حسن	37
4- عصمت چغتائی کی ترقی پسندی 'ضدی' اور 'ٹیڑھی لکیر' کے حوالے سے	فرزانہ ریاض	53
5- راجندر سنگھ بیدی کی مضمون نگاری	محمد ابوبکر فاروقی	67
6- ثاقبہ رحیم الدین بطور افسانہ نگار	منزہ منور سلہری/ محمد ارشد اُویسی	77
7- ڈاکٹر جمیل جالبی بطور ماہرِ لسان	سمیرا انجم	87
8- قدیم اُردو نثر کا ارتقائی جائزہ	تنویر غلام حسین	103
9- لوک گیت اور پنجاب کا مشترکہ خاندانی نظام	ظہیر احمد شفیق	111
10- مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی کے سندھی سماج پر اثرات	یاسر محمود	123

اداریہ

اورینٹل کالج میگزین ۔۲۰۱۹ء کا تیسرا شمارہ (جلد۹۴،شمارہ۳،بابت جولائی تا ستمبر) پیشِ خدمت ہے ۔حسبِ معمول اس میں دس مقالے شامل ہیں ۔

شمارے کا پہلا مقالہ شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبال کے حوالے سے ہے جسے ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے لکھا ہے ۔مقالے میں یہ امر واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ انسانی حیات کو درپیش مسائل سے نہ صرف علامہ اقبال کما حقہٗ آگاہ تھے بل کہ انھوں نے اپنی نورانی دانش سے ان کا حل بھی پیش کیا۔جوش ملیح آبادی کا شمار بیسویں صدی کے اہم شعرا میں ہوتا ہے۔انھوں نے متنوع موضوعات پر طبع آزمائی کی ۔وسیم عباس گل اور ڈاکٹر شبیر احمد قادری کا مشترکہ مضمون جوش کی شاعری کے موضوعات اور خصائص کا احاطہ کرتا ہے ۔اردو میں علامت نگاری کی تکنیک بہت سے شعرا اور ادبا کی نگارشات میں نظر آتی ہے۔ان میں منیر نیازی ایک اہم نام ہے۔ انھوں نے اپنی شاعری بالخصوص نظموں میں جنگل، بھوت اور اساطیری کرداروں کی علامتیں استعمال کی ہیں ۔ یونس حسن نے ان کی نظموں میں علامت نگاری کو موضوعِ تحقیق بنایا ہے۔

ترقی پسند ادب کے حوالے سے عصمت چغتائی کا نام محتاجِ تعارف نہیں ہے۔اپنے افسانوں اور ناولوں کے ذریعے عصمت نے اردو ادب میں ایک نمایاں مقام پیدا کیا۔ڈاکٹر فرزانہ ریاض نے عصمت چغتائی کی ترقی پسندی کا جائزہ ان کے معروف ناول ضدی اور ٹیڑھی لکیر کے حوالے سے لیا ہے ۔راجندر سنگھ کی بنیادی شہرت افسانہ نگاری ہے ۔اگرچہ انھوں نے ڈرامے اور ناول بھی لکھے مگر ان کی نمایاں پہچان افسانہ ہی ہے ۔ راجندر نے چند مضامین بھی لکھے جو اپنے منفرد اسلوب کی بنا پر یادگار ہیں ۔راجندر کی مضمون نگاری پر زیادہ نہیں لکھا گیا۔چناں چہ محمد ابوبکر فاروقی نے راجندر سنگھ کی مضمون نگاری کو ہی موضوعِ تحقیق بنایا ہے۔ثاقبہ رحیم الدین کی افسانہ نگاری پر منزہ منور سلہری اور ڈاکٹر محمد ارشد اویسی نے بہ اشتراک لکھا ہے ۔ثاقبہ کا تعلق ایک متمول اور انتہائی تعلیم یافتہ گھرانے سے ہے۔ان کے افسانوں کے تین مجموعے چھپ چکے ہیں ۔ادبِ اطفال کے حوالے سے بھی ان کی خدمات بیش بہا ہیں ۔ان کے افسانوں کا مرکزی موضوع عورت، گھریلو مسائل اور عورت کا ایثار پیشہ ہونا ہے۔

ڈاکٹر جمیل جالبی کا نام اردو ادب کی قدیم کتابوں کی تدوین اور لغت نگاری کے حوالے سے معروف ہے۔ ڈاکٹر سمیرا انجم نے اپنے مقالے میں ڈاکٹر جمیل جالبی کی ادبی خدمات کو موضوع تحقیق بنا کر ان کی مرتبہ "قومی انگریزی اردو لغت" کا جائزہ لیا ہے۔ لغت کے خصائص اور اس پر ہونے والی تنقید کو بھی شامل مقالہ کیا ہے۔ تنویر غلام حسین نے قدیم اردو نثر کے ارتقا پر داد تحقیق دی ہے۔ مقالے میں قدیم دکنی اردو نثر، شمالی ہند میں کربل کتھا سے لے کر نوطرز مرصع اور عجائب القصص اور فورٹ ولیم کالج تک کا احاطہ کیا گیا ہے۔ صوفیائے کرام کی تصانیف بالخصوص بابا فرید گنج شکرؒ، اشرف جہانگیر سمنانیؒ، عین الدین گنج العلمؒ، بندہ نواز گیسو دراز ؒ کے رسائل و کتب میں وارد اردو نصوص کے حوالے سے جائزہ لیا گیا ہے۔

پنجاب کا خطہ صدیوں سے اپنی زرخیزی و شادابی کی وجہ سے مشہور چلا آ رہا ہے۔ یہاں خاندانی نظام بھی بہت مستحکم رہا ہے۔ سائنسی ترقی کے اثرات ہماری دیہی زندگی کو بھی اپنی زد میں لے آئے ہیں۔ پھر بھی کسی حد تک قدیم خاندانی نظام اپنے وجود کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ مشترکہ خاندانی نظام کے جہاں فوائد ہیں وہاں کچھ قباحتیں بھی ہیں۔ پنجابی کے لوک گیتوں میں اس نظام کی بازگشت سنائی دیتی ہے۔ ڈاکٹر ظہیر احمد شفیق نے مشترکہ خاندانی نظام کا جائزہ پنجابی لوک گیت کے تناظر میں لیا ہے۔

شمارے کا آخری مقالہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھویؒ کی دینی خدمات، اصلاحی کاوشوں نیز ان کی مساعی جمیلہ کے سندھی سماج پر مرتب ہونے والے اثرات پر مشتمل ہے جسے ڈاکٹر یاسر محمود نے لکھا ہے۔

ہم اورینٹل کالج میگزین کے اس تازہ شمارے کے مشمولات کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے آپ کو دعوتِ مطالعہ دیتے ہیں۔

سید محمد قمر علی
(مدیرِ اعلیٰ)